صدقے کے فضائل وآداب

09-March-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

09مارچ،2023ءکو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

صدقے کے فضائل وآداب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...اندھے، کوڑھی اور گنجے کا امتحان
- ...پیاز ہی صدقہ کر دیتے
- ...سب سے بڑھ کر نقصان میں کون...؟
- ...خراب کے بدلے خراب مِلا

پیشکش

اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَة(اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلہ شریف کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بےکسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا اور بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدے میں ہی رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

(عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی)، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین علیہ السَّلام حاضر

ہوئے اور بتایا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ❁ درود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمّتی نے ❁ رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمّتی پر ❁ سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمّتی نے ❁ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمّتی پر ❁ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے والے، اُمّت کو بخشوانے والے، جنّت میں پہنچانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمّت گُناہ کرے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتیں رو، رو کر گزاریں، اُمّت کو نعمت ملے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ علیہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت | ہے ترکِ اَدَب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو[2]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحَبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[3]

---

1 ... مسندِ امام اَحمد، جلد: 1، صفحہ: 522، حدیث: 1686۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 211۔
3 ... بخاری، کِتاب: بدءُ الوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ اَدَب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اندھے، کوڑھی اور گنجے کا امتحان

ایک طویل حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بنی اسرائیل کے 3 آدمیوں کا واقعہ بیان فرمایا، بہت عبرتناک اور سبق آموز واقعہ ہے، میں آپ کو خلاصۃً سناتا ہوں: **بنی اسرائیل میں 3 شخص تھے، ان میں سے ایک برص (کوڑھ یعنی جسم پر سفید دھبوں) کا مریض تھا، دوسرا گنجا تھا اور تیسرا اندھا تھا۔** قُدرت کو ان کا امتحان منظور ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے ان کی آزمائش کے لئے ایک فرشتہ انسانی صُورت میں بھیجا۔ **اب وہ فرشتہ پہلے برص کے مریض کے پاس آیا اور پوچھا: تجھے سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟**

(یہ انسان کی عجیب سی طبیعت ہے کہ آدمی اسی چیز کو زیادہ پسند کرتا ہے، جو اس کے پاس نہیں ہوتی، برص کے مریض کے جسم پر چونکہ سفید دھبے تھے، اس کے پاس صاف رنگ اور صاف ستھری جِلد (Skin) نہیں تھی، چنانچہ فرشتے کے سوال پر) برص کا مریض بولا: مجھے اچھا رنگ اور صاف جِلد زیادہ پسند ہے۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا، فرشتے کا ہاتھ لگنے کی برکت تھی کہ اس کی بیماری جاتی رہی اور اس کا رنگ اور جِلد صاف ستھری ہو گئی۔ فرشتے نے اس سے دوسرا سوال پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ وہ بولا: مجھے اُونٹ پسند

ہیں۔ فرشتے نے اسے ایک حامِلہ اُونٹنی دی اور برکت کی دُعا دے کر چلا گیا۔

پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس پہنچا، اس سے پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ گنجا بولا: مجھے خوبصورت بال زیادہ پسند ہیں۔ فرشتے نے اس کے سَر پر ہاتھ پھیرا تو اس کے بہترین بال آ گئے۔ اب فرشتے نے دوسرا سوال پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ بولا: مجھے گائے پسند ہے۔ فرشتے نے اسے ایک حامِلہ گائے دی اور اس کے حق میں دُعا کی: اللہ پاک تمہارے لئے اس مال میں برکت عطا فرمائے۔

اب فرشتہ تیسرے شخص یعنی اندھے کے پاس آیا اور پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اندھا بولا: اللہ پاک میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں، فرشتے نے پھر پوچھا: تجھے کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اندھا بولا: مجھے بکریاں پسند ہیں۔ فرشتے نے اسے ایک حامِلہ بکری دی اور برکت کی دُعا دے کر تشریف لے گیا۔

اللہ پاک نے ان تینوں کے جانوروں میں بہت برکت عطا فرمائی۔ برص والے کی اُونٹنی، گنجے کی گائے اور اندھے کی بکری نے بچے دیئے، کچھ ہی عرصے میں ان کے جانور اتنے بڑھ گئے کہ ان کے جانوروں سے وادی بھر گئی۔

کچھ عرصے کے بعد جب یہ تینوں مالدار ہو چکے تھے، فرشتہ دوبارہ ان کے پاس آیا، **وہ جو پہلے برص کا مریض تھا،** فرشتہ اس کے پاس اس کی پہلی صُورت یعنی برص کی حالت میں آیا اور کہا: میں ایک غریب ہوں، میرے پاس زادِ راہ ختم ہو گیا ہے اور واپس جانے کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی۔ اللہ پاک جس نے تجھے خوبصُورت رنگ، اچھی جِلد اور مال عطا کیا ہے، اسی کا واسطہ مجھے آج ایک اُونٹ دے دو تاکہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ یہ سُن

کر وہ ناشکرا انسان بولا: میرے خرچے بہت زیادہ ہیں، میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔ اب فرشتے نے کہا: مجھے لگتا ہے میں تجھے جانتا ہوں، کیا تُو وہی نہیں جس کو کوڑھ کی بیماری تھی، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، تُو غریب اور محتاج تھا، پھر اللہ پاک نے تجھے مال عطا کیا۔ ایک اجنبی کی زبانی اس کی سابقہ حالت کا سارا بیان سُن کر اس نے ناشکری کرتے ہوئے کہا: ایسا بالکل نہیں ہے، مجھے تو یہ سارا مال وراثت میں ملا ہے۔ فرشتہ اس کی ناشکری بھرے الفاظ سُن کر بولا: اگر تُو اپنی اس بات میں جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے ایسا ہی کر دے جیسا تُو پہلے تھا۔

اسی طرح پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، اس سے بھی اسی طرح کچھ مال کا سُوال کیا، گنجے نے بھی برص والے کی طرح ناشکری کی اور کہا: مجھے تو یہ مال وراثت میں مِلا ہے، فرشتے نے اسے بھی وہی کہا: اگر تُو اپنی بات میں جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے پہلے والی حالت پر لوٹا دے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس اندھا بن کر آیا اور کہا: میں ایک غریب مُسَافِر ہوں، میرا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے، جس رَبِّ کریم نے تجھے آنکھوں کی نعمت عطا فرمائی ہے، اس رَبِّ رحمٰن کا واسطہ مجھے ایک بکری دے دو تا کہ میں اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔ سُوالی بن کر آنے والے اس فرشتے کی یہ باتیں سُن کر اس شکر گزار کو اپنی پہلی حالت یاد آ گئی، وہ بولا: میں بھی پہلے اندھا تھا، پھر اللہ پاک نے کرم فرمایا، مجھے آنکھیں بھی عطا فرمائیں، مال و دولت بھی عطا کیا، یہ میری بکریاں ہیں، ان میں سے جتنی چاہو اتنی بکریاں تم لے سکتے ہو۔

یہ سُن کر فرشتے نے کہا: تمہیں تمہارا مال مبارک ہو، یہ سارا مال تُو اپنے پاس رکھ، تم تینوں کا امتحان لیا گیا، تیرے لئے اللہ پاک کی رضا ہے اور تیرے دونوں دوستوں (یعنی

کوڑھی اور گنجے) کے لئے اللہ پاک کی ناراضی ہے۔[1]

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی | ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!
عفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا | گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یاربّ![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال کی آفت کہاں سے شروع ہوتی ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں بیان ہونے والے اس سبق آموز واقعہ میں ہمارے لئے عبرت کے بہت سارے نکات ہیں، ایک اَہَم بات جو اس واقعے سے سیکھنے کو ملی وہ یہ کہ مال کی بہت ساری آفات ہیں ❁ مال آدمی کو مغرور بنا دیتا ہے ❁ مال کے سبب سے انسان غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے ❁ مال کی وجہ سے بہت سارے گُناہوں کا دروازہ کھل جاتا ہے ❁ یہاں تک کہ مال بعض اَوقات بُرے خاتمے کا بھی سبب بن جاتا ہے، البتہ! مال کی ان تمام آفات کی بنیاد ایک ہے اور وہ یہ کہ آدمی مال کو اپنی ملکیت سمجھ بیٹھے ❁ جب آدمی مال کو اپنی ذاتی ملکیت، اپنی محنت اور خون پسینے کی کمائی کا نتیجہ سمجھتا ہے تو اس میں غرور بھی آتا ہے ❁ جب آدمی مال کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو اس میں خود پسندی بھی آتی ہے ❁ وہ دوسروں کو حقیر بھی سمجھنے لگتا ہے ❁ عیّاش پرست بھی ہو جاتا ہے ❁ فضول خرچ بھی ہو جاتا ہے ❁ زکوٰۃ اور مال کے دیگر حقوق کو ٹیکس کا نام بھی دینے لگتا ہے اور ❁ ناشکری کے بھنور میں گِر کر راہِ ہِدایت سے بہت دُور نکل جاتا ہے۔

اس لئے اللہ پاک ہمیں مال و دولت کی نعمت سے نوازے تو ہمیں اپنی سابقہ حالت کو

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص واعمی...الخ، صفحہ:888، حدیث:3464 خلاصۃً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:85۔

ہر گز بھولنا نہیں چاہئے، ہم میں سے کوئی بھی سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا نہیں ہوا، ہم جب دُنیا میں آئے خالی ہاتھ تھے، جب دُنیا سے جائیں گے تو خالی ہاتھ ہی ہوں گے، ان دونوں حالتوں کے درمیان ہمیں جو مال و دولت، رُتبہ و مقام مِلا ہے، وہ ہمارا ذاتی نہیں، اللہ پاک کا عطا کردہ ہے، یہ اللہ پاک ہی کی ملکیت ہے، ہم صِرف و صِرف اس مال کے اَمین اور خلیفہ ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ (پارہ:27، سورۂ حدید:7)

ترجمہ: اور خرچ کرو اُس مال سے کہ کردیا تمہیں جس میں جانشین۔

یعنی اے لوگو! یہ مال جو تمہارے قبضے میں ہے، یہ سب اللہ پاک کا ہے، اس نے تمہیں نفع اُٹھانے کے لئے دیا ہے، تم حقیقی طور پر اس کے مالِک نہیں بلکہ نائِب اور وکیل کی طرح ہو۔(1)

قارُون کی ایک باطنی بیماری

قارُون بہت بڑا مالدار تھا، اس کے جتنا مالدار آج شاید دُنیا میں کوئی بھی نہ ہو، اس کا خزانہ نہیں بلکہ اس کے خزانے کی صِرف چابیاں کئی اُونٹوں پر رکھی جاتی تھیں، یہ مال کی آفت میں مبتلا ہوا، اس نے اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی گستاخی بھی کی، اللہ پاک کے اَحکام کی نافرمانی بھی کی، آخر اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ

ترجمۂ کنزُالعرفان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:27، سورۂ حدید، زیر آیت:7، جلد:9، صفحہ:718 بتغیر قلیل۔

مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ (پارہ:20،سورۂ قصص:81)	نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کرسکا۔

قارُون نے مال کی محبّت اور حِرص و ہَوَس میں آکر بہت غلط کام کئے مگر اس کے اَصل مرض پر غور کیجئے! وہ کونسی باطنی بیماری تھی، جس کی وجہ سے قارُون مال کی آفت میں مبتلا ہوا اور اللہ پاک کے قہر و غضب کا شِکار ہو گیا، اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اس کی اس باطنی بیماری کا ذِکر کیا، ارشاد ہوتا ہے:

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْؕ (پارہ:20،سورۂ قصص:78)	ترجمہ کَنْزُالعرفان: (قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے۔

قارُون کا یہ ماننا تھا کہ یہ جتنا مال و دولت اور خزانہ ہے، یہ سب میری ذاتی ملکیت ہے، میری محنت کا نتیجہ ہے، میں ایک عِلْم جانتا ہوں اس عِلْم کی بدولت مجھے یہ سب مِلا ہے۔ بس اس کی یہی بُری سوچ، اس کا یہ گمان اور یہ باطنی بیماری اسے لے ڈُوبی اور قارُون غضبِ اِلٰہی میں مبتلا ہو کر بُرے خاتمے کا شِکار ہو گیا۔

بندگی کا ایک اَہَم اَدَب

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ہمیں ہرگز نہیں بھولنی چاہئے کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہہ کر ہم اِقْرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں، وہی ہمارا رَبّ ہے، وہی ہمارا خالِق ہے، وہی ہمارا مالِک ہے، وہی ہمیں پالتا ہے، وہی ہمیں رِزْق دیتا ہے، لہٰذا وہی ایک واحِد سچّا خُدا ہے جو عِبَادت کے لائق ہے۔ لہٰذا اپنی بندگی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ علّامہ شعرانی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندگی کے آداب میں سے ایک اَدَب ہے کہ بندے کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے، اس میں سے کسی شے کے متعلق اپنی ملکیت کا نہ تو

دعویٰ کرے، نہ ہی اپنے دِل میں یہ خیال لائے کہ میں اس چیز کا مالِک ہوں۔
علّامہ ابو الحسن شاذلی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کسی شئے کے متعلق ملکیت کا دعویٰ کرنے اور دِل میں اس کی ملکیت کا خیال لانے سے بچو! کیونکہ جو بندہ ملکیت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ (کامِل) مُؤمِن نہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ (پارہ:11، سورۂ توبہ:111)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔

معلوم ہوا؛ ہر مُؤمِن کا مال اور اس کی جان اللہ پاک کی ملکیت ہے، لہٰذا کوئی مُؤمِن اپنی کسی چیز میں ملکیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔[1]

صدقے کو قرض کیوں کہا گیا؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مِثَال ہے: بالفرض ہمارا کوئی عزیز، کوئی دوست وغیرہ اپنا مال بطورِ امانت ہمارے پاس رکھوائے اور کہے کہ ضرورت ہو تو اسے استعمال بھی کر لینا، پھر وہ ہمیں کہے: میں فُلاں شخص کو بھیج رہا ہوں، میرے مال سے اتنی رقم اسے دے دو! کیا ہم اِنْکار کریں گے؟ کیا ہمارا اِنْکار کرنا درست ہو گا؟ نہیں...!! ہرگز درست نہیں ہو گا۔
پھر ذرا غور فرمائیں؛ ہمارے پاس جو مال ہے، یہ ہمارا نہیں ہے، اللہ پاک کا ہے، وہی اس کا خالِق ہے، وہی مالِک ہے، ہمیں اُس نے عطا فرمایا، ہم اس مال کے مُعَاملے میں اللہ پاک کے اَحْکام کے پابند ہیں، وہ حکم دے: اس میں سے اڑھائی فیصد (2.5٪) زکوٰۃ دے دو! ہم زکوٰۃ دے دیں گے، اس کا حکم ہو کہ فِطْرہ ادا کر دو! ہم فطرہ ادا کر دیں گے۔ وہ جو حکم فرمائے، ہم کرنے کے پابند ہیں لیکن اللہ پاک کی کرم نوازیاں دیکھئے! **مال اللہ پاک کا**

1 ...اَلْاَنْوَارُ الْقُدْسِیَّۃ فی بیان آداب العبودیہ، صفحہ: 31 خلاصۃً۔

ہے، پیدا اس نے کیا، ہمیں اس نے عطا فرمایا، پھر ہم اسی کے حکم پر، اسی کے مال کو، اسی کی راہ میں خرچ کریں تو اللہ پاک اسے قرض فرماتا ہے اور اس پر بڑے اَجر کا وعدہ بھی فرماتا ہے۔ جی ہاں! قرآنِ کریم میں ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ(۲۴۵) (پارہ:2، سورۂ بقرہ:245)	ترجمۂ کنزُالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لیے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ پاک کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اُس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اُس کا عطا فرمایا ہوا، حقیقی مالک وہ جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ بات دل میں بٹھانا مقصود ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوتا اور وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس خرچ کرنے کا بدلہ یقیناً پائے گا اور وہ بھی معمولی نہیں بلکہ کئی گنا بڑھا کر پائے گا۔ 7 سو گنا بھی ہو سکتا ہے اور اس سے لاکھوں گنا زائد بھی ہو سکتا ہے۔ **صدقے سے دنیا میں بھی مال میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔** دنیا کے اگر لاکھوں امیر لوگوں کا سروے کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان کی اکثریت صدقہ و خیرات بکثرت کرتی ہے اور لاکھوں غریبوں کو دیکھ لیں کہ ان کی اَکْثَرِیَّت صدقہ و خیرات سے دور بھاگتی ہے۔ (1)

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:245، جلد:1، صفحہ:367 بتغیر قلیل۔

خُود کو ہلاکت میں مت ڈالو!

اَللّٰہُ اَکْبَر! پیارے اسلامی بھائیو! صدقے کے فضائل پر غور فرمایئے! جو بندہ اللہ پاک کے عطا کردہ مال کو اللہ پاک ہی کی راہ میں خرچ کرے، اللہ پاک اسے قرض فرماتا ہے اور اس پر کئی گُنا اَجْر کا وعدہ بھی فرمارہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اسی کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہ کریں۔ ہمیں صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے، دِل کھول کر کرنا چاہیئے۔ اس میں ہماری ہی بھلائی ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا بند کر کے یا کم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ رِوَایات میں ہے: انصار صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے، ایک سال انہیں تنگ دستی کا سامنا ہوا تو انہوں نے راہِ خُدا میں صدقہ و خیرات کو روک دیا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی[1] اور فرمایا گیا کہ راہِ خُدا میں مال خرچ کرنا بند کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو!

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا: راہِ خُدا میں خرچ نہ کرنا ہلاکت کا سبب ہے ❁ ظاہِر ہے ہم صدقہ و خیرات نہیں کریں گے تو مُعَاشرے میں غربت بڑھتی جائے گی ❁ غریبوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں رہے گا اور بھوک بڑھے گی ❁ غریب بے چارے تنگی کا شِکار ہو کر خود کشی کی راہ لیں گے اور ایسا ہمارے معاشرے میں ہو بھی رہا ہے ❁ اگر مالدار حضرات صدقہ و خیرات نہیں کریں گے تو مسجدوں کا نظام کیسے چلے گا؟ ❁ مدرسے کیسے چلیں گے؟

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:195، جلد:1، صفحہ:309-310 خلاصۃً۔

🌸بچے قرآن وسُنّت کی تعلیم کیسے حاصِل کرپائیں گے؟🌸ہماری نسلوں تک دِین کیسے پہنچے گا؟ ایسے ہی اور بہت ساری صُورتیں ہیں کہ اگر ہم صدقہ و خیرات کرنا چھوڑ دیں تو خُود ہلاکت کا شکار ہوسکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں دِل کھول کر صدقہ و خیرات کرنے اور اللہ پاک کے دِیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائِل سنتے ہیں:

صدقہ کرنے سے فرشتوں کی دُعائیں ملتی ہیں

صحابیِٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے رِوَایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں جس میں بندے سویرا کریں اور 2 فرشتے نہ اُتریں جن میں سے ایک کہتا ہے: الٰہی! سخی کو زیادہ اچھا عوض دے اور دوسرا کہتا ہے: الٰہی! کنجوس کو بربادی دے۔[1]

اس حدیث کی شرح میں مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی سخی کے لئے دعا اور کنجوس کے لئے بد دعا روزانہ فرشتوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول ہے۔[2]

آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا

حضرت عُقْبَہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب و سینہ صَلَّی

---

1 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالیٰ: فاما من اعطی ... الخ، صفحہ: 402، حدیث: 1442۔

2 ... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 69۔

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر شخص (بروز قیامت) اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔[1]

پیاز ہی صدقہ کر دیتے

حضرت یزید بن ابو حبیب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروِی ہے کہ حضرت مَرْثَد بن ابو عبد اللہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اہلِ مِصر میں سے وہ پہلے شخص تھے جو شام کے وقت مسجد میں جایا کرتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں آپ کو جب بھی مسجد جاتے دیکھتا تو آپ کے ہاتھ میں صدقہ کرنے کے لئے پیسے یاروٹی وغیرہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے انہیں دیکھا: ہاتھ میں پیاز لئے جارہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ابوالخیر! یہ پیاز آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دیگا۔ فرمایا: اے ابو حبیب کے بیٹے! میرے پاس صدقہ کرنے کے لئے اور کچھ نہیں تھا اور مجھے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن کا دیا ہوا صدقہ بروزِ قیامت اس پر سایہ ہو گا۔ (بس میں اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کے لئے پیاز ہی لے آیا)۔[2]

صبح سویرے صدقہ دیا کرو!

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تاجدارِ رِسالت، شہنشاہ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[3]

---

1 ... مسندِ امام احمد، جلد: 7، صفحہ: 189، حدیث: 17796۔
2 ... صحیح ابنِ خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب اظلال الصدقۃ صاحبھا... الخ، صفحہ: 560، حدیث: 2432۔
3 ... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الزکاۃ، باب فضل من اصبح صائما... الخ، جلد: 4، صفحہ: 506، حدیث: 7831۔

ایک شخص حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میرا بیٹا سمندری سفر پر گیا ہے آپ اللہ پاک سے اس کے لئے دعا فرمائیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: اس کی طرف سے صدقہ دو۔ اس وقت سمندر میں موجیں اُٹھ رہی تھیں اور جہاز ڈوبنے کے قریب تھا، جب اس شخص نے بیٹے کی طرف سے صدقہ دیا تو ایک کہنے والے کو یہ کہتے سُنا گیا: اے سوارو! تمہارے لئے سلامتی ہے بے شک اللہ پاک نے فدیہ قبول فرمالیا۔[1]

صدقہ کرنے کے فضائل اور ثوابات

پیارے اسلامی بھائیو! ❀صَدَقَہ و خیرات کرنا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عَظِیم سنّت ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے درِ جُود و سَخَاوت سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔[2] ❀صَدَقَہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے[3] ❀صَدَقَہ جہنّم کی آگ سے بچاتا ہے، حدیث پاک میں ہے جو اللہ پاک کی رضا کی خاطِر صَدَقَہ کرے تو وہ صدقہ اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے[4] ❀صَدَقَہ اللہ پاک کے غَضَب کو بجھاتا اور بُری موت کو دَفْع (یعنی دُور) کرتا ہے[5] ❀فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: صَدَقہ دینے میں جلدی کرو کہ بلا صَدَقے کو نہیں پھلانگتی[6] ❀صَدَقَہ کرنے والا قِیامَت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو

---

1 ...نزہۃ المجالس، باب فضل الصدقۃ، صفحہ: 14۔
2 ...فیضانِ سخی سرور، صفحہ: 6۔
3 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ، صفحہ: 649، حدیث: 3973۔
4 ...معجم کبیر، جلد: 10، صفحہ: 409، حدیث: 20584۔
5 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، صفحہ: 189، حدیث: 664۔
6 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب الانفاق وکراھیۃ...الخ، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 359، حدیث: 1887۔

گا[1] ❀صَدَقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے[2] ❀صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے[3] ❀مسلمان کا صَدَقَہ اس کی عمر بڑھاتا ہے[4] ❀اللہ پاک صدقے کی برکت سے تکبر کو دور کر دیتا ہے[5] ❀صدقہ 70 قِسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں کم تر بَلا بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں۔[6]

صدقے کے 4 آداب

پیارے اسلامی بھائیو! جنہیں اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے، وہ صدقہ و خیرات کرتے ہی ہیں، زکوٰۃ دینے والے زکوٰۃ دیتے ہیں اور بہت سارے اللہ پاک کے نیک بندے نفل صدقات بھی دیتے رہتے ہیں، اللہ پاک ان سب کی کاوِشیں اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ صدقہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے آداب کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ پارہ:3، سورۂ بقرہ، آیت: 261 سے 274 یعنی 13 آیات میں صدقے کے فضائل اور آداب کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، کوشش کر کے ان مبارک آیات کو پڑھیئے! تفسیر صراط الجنان، تفسیر نُور العرفان اور خزائن العرفان کی مدد سے ان آیات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے! اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! بہت سارا عِلْمِ دین بھی سیکھنے کو ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو نُورِ قرآن سے دِل روشن ہو گا۔ آیئے! اِن آیات میں بیان کئے گئے صدقے کے آداب سنتے ہیں:

---

1 ... سنن کبری للبیہقی، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی...الخ، جلد:4، صفحہ:379، حدیث:7751۔

2 ... معجم کبیر، جلد:3، صفحہ:148، حدیث:4276۔

3 ... شُعَبُ الْاِیمان، جلد:3، صفحہ:212، حدیث:3347۔

4 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:440، حدیث:13508۔

5 ... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:440، حدیث:13508۔

6 ... تاریخِ بغداد، جلد:8، صفحہ:204۔

(1-2): تکلیف دینے اور احسان جتانے سے بچئے!

صدقے کے پہلے 2 آداب یہ ہیں کہ آدمی صدقہ دے تو جسے صدقہ دیا ہے، (1): نہ تو اسے تکلیف پہنچائے، (2): نہ ہی احسان جتائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (۲۶۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ (۲۶۳)

(پارہ: 3، سورۂ بقرہ: 262-263)

ترجمہ کنزُالعرفان: وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے۔

معلوم ہوا؛ جو لوگ اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے صدقہ و خیرات کرتے ہیں، اللہ پاک کی راہ میں اپنا مال دیتے ہیں، پھر اگر جسے صدقہ دیا ہے، نہ اسے تکلیف دیں، نہ اِحسان جتلائیں تو ان کے لئے اللہ پاک کے ہاں بڑا اَجر و ثواب ہے، وہ قیامت کا ہولناک دِن جب سورج آگ برسا رہا ہو گا، تانبے کی زمین آگ کی طرح دہک رہی ہو گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لے رہے ہوں گے، نفسی نفسی کا عالَم ہو گا، اس روز راہِ خُدا میں خرچ کرنے اور اِحسان جتانے سے بچنے والوں کو نہ کوئی غم ہو گا، نہ خوف ہو گا۔

احسان جتانے اور تکلیف دینے کی مختلف صُورتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں وہ لوگ غور کریں جو صدقہ و خیرات تو کرتے ہیں،

اللہ پاک کی راہ میں مال تو خرچ کرتے ہیں مگر پھر بے چارے غریبوں کو ستاتے رہتے ہیں، انہیں جلی کٹی سناتے ہیں کہ ❁ تُو تو غریب تھا ❁ مفلس و مجبور ❁ نکما تھا ❁ میں نے ہی تمہیں مال دِیا ❁ تُو میرے ٹکڑوں پر پَل رہا ہے ❁ ایسے ہی جو بے چارے غریبوں کی تصویریں یا ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر ڈالتے، پوسٹر بنواتے یا اخبارات میں چھاپتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے، اس کچھ وقت کی واہ وا کی خاطِر کیسے بڑے ثواب سے محرومی کا سامان کر رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں خالِص اللہ پاک کی رضا کی خاطِر ثواب کا اُمّید وار ہو کر راہِ خُدا میں خرچ کرنے اور اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احسان جتانا گُناہ ہے

یاد رکھئے! (1): احسان جتانا کبیرہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے [1] (2): صدقہ دے کر احسان جتانے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جائے گا [2] (3): اِحسان جتانے سے عموماً مسلمان (یعنی جسے صدقہ وغیرہ دیا، اس) کی دِل آزاری بھی ہو جاتی ہے، لہٰذا اِحسان جتانے کے گُناہ سے توبہ کے لئے متعلقہ شخص سے مُعافی مانگنا بھی ضروری ہے، ورنہ توبہ مکمل نہ ہوگی۔

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

(3): ریاکاری سے بچئے!

صدقے کا تیسرا اَدَب یہ ہے کہ صدقہ و خیرات میں نِیّت اچھی رکھی جائے، صِرف و صِرف اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کے لئے صدقہ کیا جائے، ریاکاری، دکھلاوا اور اپنی واہ وا

---

1 ... تبیین المحارم، الباب الثالث والعشرون...الخ، صفحہ: 134 ملتقطاً۔

2 ... فیض القدیر، جلد: 2، صفحہ: 317، تحت الحدیث: 1769۔

کی خواہش نہ رکھی جائے۔ جو لوگ دوسروں کو دِکھانے یا اپنی واہ واہ کروانے کے لئے راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، اللہ پاک نے اُن کے لئے عبرتناک مثال ذِکْر کی ہے، ارشاد ہوتا ہے:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْاؕ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:264)

ترجمہ کَنْزُ العرفان: تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: جس طرح منافِق آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے اسی طرح فقیر پر اِحسان جتلانے والے اور اسے تکلیف دینے والے کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، اگر اس پر زوردار بارش ہو جائے تو پتھر بالکل صاف ہو جاتا ہے اور اس پر مٹی کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حال منافِق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام اعمال باطِل ہوں گے۔[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! آدمی اپنی محنت کی کمائی راہِ خُدا میں خرچ کرے، پھر ریاکاری کے سبب اس کے ثواب کا حقدار بھی نہ رہے بلکہ اُلٹا ریاکاری کی وجہ سے گُناہ کا حقدار قرار پا جائے تو یہ کتنا بڑا نقصان ہے۔

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:264، جلد:1، صفحہ:400۔

سب سے بڑھ کر نقصان میں کون...؟

اللہ پاک فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

(پارہ:16، سورۂ کہف:103-104)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

ان آیات میں بتایا گیا کہ وہ شخص جو دُنیا میں محنت کرتا رہا، کوشش کرتا رہا، اُس نے بظاہر اپنا وقت ضائع نہیں کیا اور وہ سمجھ رہا تھا کہ میں بہت اچھے کام کر رہا ہوں، میں بہت نیکیاں کما رہا ہوں مگر جب روزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ ساری محنت، ساری کوشش تو ضائع ہو گئی، یہ وہ شخص ہے جو قیامت کے دِن سب سے زیادہ خسارے اور نقصان میں ہو گا۔ علّامہ قُرطُبی رَحمۃُ اللہِ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس بندے کے اَعْمَال ضائع ہو جائیں گے یا تو اس لئے کہ یہ بدعقیدہ تھا، کافِر تھا، بد مذہب تھا، **یا پھر اس لئے اَعْمَال ضائع ہو جائیں گے کہ یہ رِیاکاری اور دِکھلاوا کیا کرتا تھا۔**(1)

رِیاکار اللہ پاک سے بددیانتی کرنے والا ہے

ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! روزِ قیامت کونسی چیز نجات دِلائے گی؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ بددیانتی نہ کرنا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا: بندہ اللہ پاک کے ساتھ بددیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس طرح کہ تم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ

(1)... تفسیرِ قرطبی، پارہ:16، سورۂ کہف، زیرِ آیت:103، جز:10، جلد:5، صفحہ:302۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری والا کام غَیْرُ اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرو۔ پس ریاکاری سے بچتے رہو کیونکہ ریاکاری شرک (اَصغر) ہے اور قیامت کے دِن ریاکار کو 4 ناموں سے پُکارا جائے گا: (1): اے بدکار! (2): اے دھوکے باز! (3): اے کافِر! (4): اے نقصان اُٹھانے والے! تیرا عمل خراب ہوا، تیرا اَجر برباد ہوا، آج تیرے لئے کوئی حِصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اپنا ثواب اُس کے پاس تلاش کر جس کے لئے عَمَل کیا کرتا تھا۔[1]

ہم ریاکاری سے بچتے ہی رہیں	یہ کرم یا مصطفٰے فرمائیے!
نفس و شیطاں کی شرارت دور ہو	یہ کرم یا مصطفٰے فرمائیے!

پوشیدہ صدقے کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! زکوٰۃ، فطرہ، صدقہ و خیرات وغیرہ اِعْلانیہ طَور پر (یعنی لوگوں کے سامنے) دینا بھی اگرچہ جائِز ہے، البتہ عافیت اسی میں ہے کہ بندہ چھپ چھپا کر صدقہ و خیرات کرے، اس طرح ریاکاری کی آفت سے بچنا آسان ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ (پارہ: 3، سورۂ بقرہ: 271)	ترجمۂ کنزُالایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے۔

معلوم ہوا؛ چھپا کر صدقہ و خیرات کرنا ہمارے حق میں بہتر ہے۔

سب سے طاقتور کون...؟

حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب اللہ پاک نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اللہ پاک نے

---

1 ...اَلاِتْحافُ الْخِیَرۃ، کتاب العلم، باب التحذیر من الریاء...الخ، جلد: 1، صفحہ: 260، حدیث: 400۔

پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا جس سے زمین ٹھہر گئی، فرشتے پہاڑوں کی مضبوطی سے متعجب ہوئے اور عرض کیا: الٰہی! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت و شدید کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: ہاں! وہ لوہا ہے۔ انہوں عرض کیا: الٰہی! کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ مضبوط کوئی مخلوق بنائی ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ آگ ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: مولیٰ! کیا آگ سے بھی زیادہ قوی کوئی مخلوق پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد ہوا: وہ پانی ہے۔ فرشتے عرض گزار ہوئے: اے رب! کیا کوئی مخلوق پانی سے بھی زیادہ طاقتور پیدا فرمائی ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ہوا ہے۔ وہ پھر عرض کرنے لگے: اے پروردگار! کیا ہوا سے بھی زیادہ سخت کسی مخلوق کو پیدا فرمایا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا: ہاں وہ انسان کہ جب داہنے ہاتھ سے صدقہ کرے تو اسے بائیں ہاتھ سے چُھپائے۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا (پوشیدہ) صدقہ کرنے والا سخی اس سرکش نفس کو تابعدار کر لیتا ہے جو پہاڑ سے زیادہ سخت، سمندر و ہوا سے زیادہ طوفانی ہے، نفس اولاً تو بخل سکھاتا ہے جب سخاوت کی جائے تو دکھلاوے کو پسند کرتا ہے، یہ خفیہ سخاوت کرنے والا نفس کی دونوں خواہشوں کو کچل دیتا ہے اور نفس کی آگ کو بجھا دیتا ہے لہٰذا بڑا بہادر ہے، خفیہ صدقے سے غضبِ الٰہی کی آگ بجھتی ہے، رضائے الٰہی حاصِل ہوتی ہے، یہ نعمتیں پہاڑ، لوہے، آگ، پانی، ہوا سے حاصِل نہیں ہو سکتیں، لہٰذا یہ صدقہ اُن سب سے بہتر ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں ریاکاری کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ

---

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، صفحہ: 776، حدیث: 3369۔

2 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 114۔

النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

میرا ہر عمل بس تیرے واسطے ہو	کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی!

(4): بہترین چیزیں راہِ خُدا میں خرچ کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! زکوٰۃ اور دیگر صدقات و خیرات وغیرہ کے آداب میں سے چوتھا ادب یہ ہے کہ آدمی اپنے مال میں سے بہترین چیزیں راہِ خُدا میں خرچ کرے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۲۶۷﴾ (پارہ:3، سورۂ بقرہ:267)	ترجمہ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو) تم اسے چشم پوشی کئے بغیر قبول نہیں کروگے اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: بعض لوگ صدقہ میں خراب مال دیا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنا کمایا ہوا پاکیزہ اور صاف ستھرا مال دیا کرو! اللہ پاک کی راہ میں ناقص، گھٹیا اور ردی مال نہ دیا کرو، جب تم اللہ پاک سے اچھی جزا چاہتے ہو تو اس کی راہ میں مال بھی اعلیٰ درجے کا دیا کرو۔ غور کرو کہ جس طرح کا گھٹیا مال تم راہِ خدا میں دیتے ہو اگر وہی مال تمہیں دیا جائے تو کیا تم قبول کروگے! پہلے تو قبول ہی

نہ کروگے اور اگر قبول کر بھی لو تو کبھی خوش دِلی سے نہ لوگے بلکہ دل میں برا مناتے ہوئے لو گے تو جب اپنے لئے اچھا لینے کا سوچتے ہو تو راہِ خدا میں خرچ کئے جانے والے کے بارے میں بھی اچھا ہی سوچو۔ بہت سے لوگ خود تو اچھا استعمال کرتے ہیں لیکن جب راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے تو ناقابلِ استعمال اور گھٹیا قسم کا دیتے ہیں۔ ان کیلئے اِس آیت میں عبرت ہے۔(1)

خراب کے بدلے خراب مِلا

اپنے دور کے اَبدال حضرت ابو جعفر بن خطاب رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی میں نے زوجہ سے پوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب ملا: 4 انڈے ہیں۔ میں نے کہا: مانگنے والے کو دے دو۔ اس نے چاروں انڈے سوالی کو دے دیئے۔ سائل انڈوں کی خیرات لے کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پوچھا: اس میں کل کتنے انڈے ہیں؟ انہوں نے کہا: 30۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو 4 انڈے دیئے تھے، یہ 30 کس حِساب سے آئے! کہنے لگیں: 30 انڈے سالم ہیں اور 10 ٹوٹے ہوئے۔ حضرت شیخ علامہ یافعی یمنی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اس حکایت کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دیئے گئے تھے ان میں 3 سالم اور ایک ٹوٹا ہوا تھا۔ اللہ پاک نے ہر ایک کے بدلے 10،10 عطا فرمائے۔ سالم کے عوض سالم اور ٹوٹے ہوئے کے بدلے ٹوٹا ہوا۔(2)

اللہ پاک ہمیں راہِ خُدا میں بہترین چیزیں دینے، صدقے کے آداب کا لحاظ رکھتے

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 167، جلد: 1، صفحہ: 404۔

2 ... روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون بعد الثلاثمائۃ... الخ، صفحہ: 262۔

ہوئے خوب دِل کھول کر صدقہ و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے والی دینی تحریک ہے۔ اللہ پاک کے فضل سے ❁ دعوتِ اسلامی 80 سے زائد شعبہ جات میں دِینی خدمات انجام دے رہی ہے ❁ دعوتِ اسلامی اب تک ہزاروں مساجد، سینکڑوں فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز) بنا چکی ہے ❁ بچوں اور بچیوں (Boys & Girls) کو الگ الگ تعلیمِ قرآن دینے کے لئے اب تک تقریباً 10489 (10 ہزار 489) مدرسۃ المدینہ قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 3،41،821 (3 لاکھ 41 ہزار 821) بچوں اور بچیوں کو قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ کی مُفت تعلیم دی جارہی ہے ❁ فروغِ علمِ دین (عالِم وعالِمہ کورس کروانے) کے لئے الگ الگ جامعۃ المدینہ قائم ہیں۔ اب تک تقریباً 1310 (1 ہزار 310) جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز) قائم ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 104857 (1 لاکھ 4 ہزار 857) طلبہ و طالبات کو درسِ نظامی (عالِم وعالِمہ کورس) مفت کروایا جارہا ہے۔ اب تک تقریباً 24،257 (24 ہزار 257) عالم و عالمہ کورس مکمل کر چکے ہیں۔ پاکستان میں اب تک 14 دارُ الافتاء اہلِ سنّت قائم ہو چکے ہیں، جہاں مفتیانِ کرام اُمّت کی شرعی راہنمائی کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ❁ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Canter) میں قرآن واحادیث اور ان کی تفسیر وشروحات، نیز علمِ فقہ، علمِ سیرت، علمِ تصوف سمیت کئی موضوعات پر دینی کتب کی تصنیف، نئے نئے مسائل اور موضوعات پر تحقیق بھی کی جاتی ہے، اس شعبے

میں اس وقت 142 **مدنی عُلمائے کرام** تقریباً **807 کتب** و رسائل پر کام کر کے فیضانِ علم دین عام کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے **مدنی چینل** کے ذریعے 6 بڑی سیٹلائٹس پر اُردو، انگلش اور بنگلہ زبانوں میں دین کی خوب خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوتِ اسلامی کو دیجئے، آپ کا چندہ کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں خِدمتِ دین کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیک نمازی بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (**Linkup**) ہو جائیے۔ 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے! اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: **مدنی قافلہ** بھی ہے۔ آیئے! ترغیب (***Motivation***) کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ!

مجھے عُمرہ شریف کرنے کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی، اُنہوں نے بتایا میں نے دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر مدینۂ منوّرہ کی حاضِری کے لئے دُعا مانگی۔ اَلْحَمْدُ لله! مدنی قافلے میں مانگی ہوئی دُعا قبول ہوئی اور میرے مدینہ شریف حاضِری کے اسباب ایسی جگہ سے بنے، جہاں سے مجھے گمان بھی نہ تھا۔[1]

مانگو آ کر دُعا پاؤ گے مُدّعا | در کرم کے کھلیں قافلے میں چلو!
گر مدینے کا غم، چاہئے چشمِ نم | لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (Madani Qaida)۔ اس ایپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (Audio) شامِل کی گئی ہے یعنی اس ایپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (Click) کریں گے، آڈیو (Audio) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس ایپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (Practice) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...فیضان سنت، حصہ آدابِ طعام، صفحہ: 462۔ بتغیر قلیل

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثمد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❀ پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور ❀ سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں ❀ سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے ❀ سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1): کبھی دونوں آنکھوں میں 3، 3 سلائیاں (2): کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2 (3): تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2، 2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ **اے عاشقانِ رسول!** تکریم

---

1 ... تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب: الکحل بالاثمد، صفحہ: 566، حدیث: 3497۔

کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگایئے پھر اُلٹی میں۔[1]

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے! | جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16 اور شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے، سنتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفیٰ اور خوفِ خدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو! جَہل زائل کرو! | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

[1] ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:38۔

وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔(4)

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اوّل، صفحہ:125۔
2 ...التَّرغیب والتَّرہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔
4 ...تاریخِ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔